IOSR Journal Of Humanities And Social Science (IOSR-JHSS)
Volume 28, Issue 2, Series 2 (February, 2023) 72-78
e-ISSN: 2279-0837, p-ISSN: 2279-0845.
www.iosrjournals.org

اردو کی ترقی میں راحت اندوری کا تعاون

Mohammad Aziz

Assistant Professor , Urdu , Swami Keshwanand College of Higher Education,Lili, Laxmangarh , (Alwar) Rajasthan

محمد عزیز

اسسٹنٹ پروفیسر، اردو، سوامی کیشوا نند کالج آف ہائرایجوکیشن ، لیلی، لکشمن گڑھ، الور، راجستھان

اجمالی جائزہ

پورا نام ڈاکٹر راحت اندوری

یکم جنوری 1950 کو پیدا ہوئے۔

جائے پیدائش اندور، مدھیہ پردیش

11اگست 2020 کو وفات پائی

موت کا مقام اندور، مدھیہ پردیش

سرپرست والد- رفعت اللہ قریشی،

والدہ- مقبول النشا بیگم

بیوی انجم رہبر ، سیما راحت

موضوع غزل، نظم، گیت

زبان اردو

سکول برکت اللہ یونیورسٹی، بھوپال؛ مدھیہ پردیش بھوج اوپن یونیورسٹی

تعلیم) .M.A اردو ادب(، پی ایچ ڈی۔

اردو کے مشہور شاعر، نغمہ نگار

ہندوستانی شہریت

راحت اندوری کی کتابیں۔

ناراض

چاند پاگل ہے

دو قدم دائیں

میرے بعد

موجودہ

لمحات

موسم

بہت دھوپ ہے

وہ سادہ اور صاف زبان میں شاعری کرتے ہیں۔

وہ اپنی نظمیں ایک خاص انداز میں پیش کرتے ہیں۔

زندگی کا تعارف

ان کی پیدائش مدھیہ پردیش کے اندور میں ایک ٹیکسٹائل مل کے مزدور کے ہاں ہوئی۔ وہ اپنے خاندان میں بہن بھائیوں میں چوتھے نمبر پر تھے۔ 1972 میں 19 سال کی عمر میں انہوں نے اپنی پہلی نظم عوام کے سامنے پڑھی۔ وہ اسکول اور کالج کے زمانے میں ایک ہونہار و ذہین طالب علم تھے، جہاں وہ ہاکی اور فٹ بال ٹیموں کا کپتان تھا۔ سال 1973 میں گریجویشن مکمل کرنے کے بعد، اس نے اگلے دس سال بھٹکتے ہوئے گزارے کیونکہ وہ فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے کہ زندگی میں کیا کرنا ہے۔ اور ادھر ادھر گھومتے تھے۔ تاہم، اپنے دوستوں کی حوصلہ افزائی کے بعد، انہوں نے اردو ادب میں پوسٹ گریجویشن کرنے کا ارادہ کیا، جسے وہ گولڈ میڈل کے ساتھ پاس کر گئے۔ انہیں دیوی اہلیہ یونیورسٹی، اندور میں پڑھانے کی پیشکش موصول ہوئی تھی۔ چونکہ تدریس کے لیے پی ایچ ڈی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈگری لازمی تھی اس لیے اردو ادب میں پی ایچ ڈی کی۔ اور وہاں اردو ادب کے پروفیسر کی حیثیت سے پڑھانا شروع کیا۔ انہوں نے وہاں 16 سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد بہت سے طلباء نے ان کی رہنمائی میں پی ایچ ڈی کی۔

شاعری کے میدان میں آنے سے پہلے اُن کی دلی تمنّا مصور بننے کی تھی اور اس کے لیے انھوں نے کمرشل سطح پر مصوری بھی شروع کی۔ اس دوران وہ بالی ووڈ فلموں کے پوسٹر اور بینرز پینٹ کرتے تھے۔ یہی نہیں، اپنے آخری ایّام میں بھی کتابوں کے سرورق ڈیزائن کرتے تھے۔ ان کے گانے 11 سے زیادہ بلاک بسٹر بالی ووڈ فلموں میں استعمال ہوئے۔ جن میں سے منا بھائی ایم بی بی ایس ایک ہے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ راحت اندوری ہندوستانی اردو کے مشہور شاعر اور ہندی سنیما کے عظیم گیت نگار تھے۔ لیکن راحت اندوری کی زندگی کیسی تھی اور انہوں نے مشکلات کا سامنا کر کے اتنا بڑا مقام کیسے حاصل کیا، اس کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہوں گے۔ ایسے میں آج ہم آپ کو راحت اندوری کی زندگی کا تعارف ہی نہیں بلکہ ان کی زندگی سے جڑی بہت سی خاص باتوں سے بھی آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔

راحت اندوری کی پیدائش اور ابتدائی زندگی:-

راحت اندوری یکم جنوری 1950 کو اندور میں پیدا ہوئے، ان کے والد کا نام رفعت اللہ قریشی اور والدہ کا نام مقبول النشا بیگم تھا۔ ان کے والد ایک ٹیکسٹائل مل میں مزدور اور والدہ گھریلو ملازمہ تھیں۔وہ اپنے و الدین کی چوتھی اولاد تھی۔اپنے خاندان کی خراب معاشی حالت کی وجہ سے انھیں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔راحت اندوری نے ایک اسکول میں سائن پینٹنگ کی اور کم عمری میں ہی کام شروع کر دیا۔

راحت اندوری کی موت:-

راحت اندوری نے 11 اگست 2020 کو 70 سال کی عمر میں اروبندو ہسپتال اندور میں دنیا کو الوداع کہا۔ موت سے پہلے انہیں مکمل طور پر دل کا دورہ پڑا تھا۔ انہوں نے اپنی وفات سے ایک دن پہلے COVID-19 کے لئے مثبت تجربہ کیا تھا۔

راحت اندوری کی تعلیم:-

راحت اندوری نے ابتدائی تعلیم نوتن اسکول سے مکمل کی۔ سال 1973 میں انھوں نے اسلامیہ کریمیہ کالج اندور سے گریجویشن کیا۔ سال 1975 میں انھوں نے برکت اللہ یونیورسٹی بھوپال سے اردو ادب میں پوسٹ گریجویشن کیا۔ سال 1985 میں، انہیں اردو مین مشاعرہ کے لیے بھوج یونیورسٹی، مدھیہ پردیش سے اردو ادب میں پی ایچ ڈی کی ڈگری دی گئی۔

راحت اندوری کا خاندان:-

راحت اندوری عرف راحت قریشی نے دو شادیاں کی تھیں۔ انھوں نے پہلی شادی 27 مئی 1986 کو سیما راحت سے کی۔ سیما سے ان کی ایک بیٹی شبیل اور دو بیٹے ہیں جن کے نام فیصل اور ستلج راحت ہیں۔ ان کی شادی انجم رہبر سے 1988 میں ہوئی۔ انجم سے ان کا ایک بیٹا تھا، چند سال بعد دونوں میں طلاق ہو گئی۔

راحت اندوری کا کیریئر:-

کل وقتی شاعر اور گیت نگار بننے سے پہلے، راحت اندوری نے 16 سال تک دیوی اہلیہ وشو ودیالیہ میں اردو ادب پڑھایا۔ وہ ایک پینٹر بھی تھے اور بالی ووڈ کے کئی پوسٹرز اور بینرز پینٹ کیے تھے۔ گزشتہ40 - 45س الوں سے راحت اندوری مشاعروں اور شاعری سمیلن میں سرگرمی سے پرفارم کر رہے تھے۔ راحت اندوری نہ صرف ہندوستان کے مشہور شاعر تھے بلکہ اردو کے بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر بھی تھے۔ وہ امریکہ، برطانیہ، متحدہ عرب امارات، کینیڈا، سنگاپور، ماریشس، کویت، قطر، بحرین، عمان، پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال وغیرہ جیسے کئی ممالک میں اپنی شاعری کا مظاہرہ کرچکے ہیں۔

راحت قریشی شاعر راحت اندوری کیسے بنے:-

راحت اندوری کے شاعر بننے کی کہانی بھی دلچسپ ہے۔ اسکول کے زمانے میں وہ سڑکوں پر سائن بورڈ لکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی لکھاوٹ بہت خوبصورت تھی۔ وہ اپنی تحریر سے کسی کا بھی دل جیت لیتے تھے لیکن تقدیر نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ وہ شاعر بنیں گے۔ ایک مشاعرے کے دوران ان کی ملاقات معروف شاعر جان نثار اختر سے ہوئی۔ بتایا جاتا ہے کہ آٹو گراف لیتے ہوئے راحت اندوری نے ان کے سامنے شاعر بننے کی خواہش ظاہر کی۔ پھر اختر صاحب نے کہا کہ پہلے 5000 اشعار کو زبانی حفظ کرو، پھر وہ خود بخود شعر لکھنا شروع کر دیں گے۔ تو راحت اندوری نے جواب دیا کہ مجھے 5 ہزار شیر پہلے ہی یاد ہیں۔ اس پر اختر صاحب نے جواب دیا کہ پھر آپ تو شاعر ہیں، دیر کس بات کی، اسٹیج سنبھالو۔ اس کے بعد راحت اندوری نے اندور کے آس پاس کے علاقوں کی محفلوں میں اپنی شاعری کا بول بالا کرنا شروع کیا ۔ رفتہ رفتہ وہ ایسے شاعر بن گئے جو اپنے شعروں کے ذریعے اپنے کلام کو اس طرح سمیٹتے تھے کہ انہیں نظر انداز کرنا محال ہو جاتا تھا۔ راحت اندوری کی شاعری میں زندگی کے ہر پہلو پر ان کے قلم کا جادو دیکھا جا سکتا تھا۔ دوستی ہو یا محبت راحت اندوری کا قلم ہر میدان میں جانفشانی سے چلتا تھا۔

شاعری اور غزل کے اشاروں کا فن:-

ڈاکٹر راحت اندوری اردو ثقافت کے برگد کی طرح تھے۔ راحت اندوری کی شاعری میں ہندوستانی ثقافت کا نعرہ بلند ہوا جس نے سننے والوں کے دلوں پر مدتوں راج کیا۔ کہا کرتے تھے کہ شاعری اور غزل رمز و ایما کا فن ہے، راحت اندوری اس فن کے ماہر تھے۔ وہ کہتے تھے کہ اگر میرا شہر جل رہا ہے اور میں کوئی رومانوی غزل گا رہا ہوں تو میں اپنے مزے کے لیے ملک اور وقت سے غداری کر رہا ہوں۔ وہ سادہ اور صاف زبان میں شاعری کرتے تھے۔ وہ اپنی نظمیں ایک خاص انداز میں پیش کرتے تھے، اس لیے ان کی ایک الگ پہچان تھی۔

19سال کی عمر میں انہوں نے شاعری شروع کی:-

آپ کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ راحت صاحب نے صرف انیس سال کی عمر میں شاعری شروع کی تھی اور ان کے طالب علم ان کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ وہ بہت اچھے لیکچرار ہیں اور ایسے میں وہ آہستہ آہستہ ملک اور بیرون ملک مقبول ہو رہے تھے۔ ہاں مشاعرہ پڑھنے کے لیے انہیں بیرون ملک سے دعوتیں ملنے لگیں اور انہیں شروع ہی سے الفاظ سے کھیلنے کا خاص فن تھا۔ جس نے انہیں باقیوں سے الگ کر دیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ لوگوں میں مشہور ہونے لگے۔

غور طلب ہے کہ راحت اندوری کو شاعری کا بادشاہ کہا جاتا تھا اور وہ جہاں بھی جاتے، محفلیں لوٹ لیتے تھے۔ اس کے علاوہ مشاعرہ پڑھتے ہوئے راحت صاحب آسمان کی طرف ایسے دیکھتے تھے جیسے براہ راست خدا سے باتیں کر رہے ہوں۔ ہاں ان کی ہر شاعری کے پیچھے درد اور کہانی تھی اور وہ اپنے درد کا اظہار بڑے دلکش انداز میں کرتے تھے۔ راحت اندوری نے کئی مشہور کتابیں بھی لکھی ہیں۔

ہندی اور اردو کے شاعر راحت اندوری کا ایک خوبصورت خواب:-

اندوری صاحب کی شاعری نہ صرف مافوق الفطرت تھی بلکہ ان کا کلام بھی دل کو چھو لینے والا تھا۔ہندی اور اردو ادب میں گراں قدر خدمات انجام دینے کے بعد راحت صاحب اس دنیا کو الوداع کہہ گئے۔

تحریر کردہ کتابیں:-

اردو اور ہندی ادب میں ان کا تعاون کتابوں کے ذریعے قارئین کو خوش کرتا رہا۔ رت، قدر و شاہی کارا، میرے باد، دھوپ بہت ہے، چاند پاگل ہے، وطن ناز جیسی کتابیں جو راحت صاحب کی لکھی تھیں قارئین میں کافی مقبول ہوئیں۔

منتخب اشعار:-

راحت اندوری صاحب کے لکھے ہوئے چند منتخب مقبول شیر درج ذیل ہیں۔

ایسی سردی ہے کہ سورج بھی دہائی مانگے

جو ہو پردیس میں وہ کس سے رضائی مانگے

طوفانوں سے آنکھ ملاؤ سیلابوں پر وار کرو

ملاحوں کا چکر چھوڑو تیر کر داریاں پار کرو

روز تاروں کو نمائش میں خلل پڑتا ہے

چاند پاگل ہے اندھیرے میں نکل پڑتا ہے

موڑ ہوتا ہے جوانی کا سنبھلنے کے لیے

اور سب لوگ یہیں آکے پھسلتے کیوں ہیں

گلاب، خواب، دوا، زہر، جام کیا کیا ہے

میں آ گیا ہوں بتا انتظام کیا کیا ہے

شاخوں سے ٹوٹ جائیں وہ پتے نہیں ہیں ہم

آندھی سے کوئی کہ سے کہ اوقات میں رہے

سبھی کا خون شامل ہی یہاں کی مٹی میں

کسی کے باپ کا ہندوستان تھوڑی ہی

بلاتی ہے مگر جانے کا نہیں

یہ دنیا ہے ادھر جانے کا نہیں

ہندی سنیما میں شراکت:-

انو ملک کے ساتھ ان کی جوڑی ممبئی میں بہت مقبول رہی۔ انہوں نے انو ملک کے ساتھ 'نیند چورائی میری کسنے او صنم' اور 'تمسا کوئی پیاراکوئی معصوم نہیں ہے' جیسے ان گنت گانے لکھے۔ انہوں نے 'منا بھائی ایم بی بی ایس'، 'سر'، 'میناکشی'، 'جانم'، 'خدا'، 'مشن کشمیر'، 'کریب'، 'مرڈر'، 'میں کھلاڑی تو اناری'، 'ہمیشا'، جیسی فلمیں کیں۔ 'حنان' کئی فلموں جیسے 'جرم' وغیرہ کے لیے گانے لکھے۔ لیکن بالی ووڈ میں ان کا دماغ جم نہ سکا۔ وہ اپنا سارا وقت شاعری کو دینا چاہتے تھے۔ یہ اُن کا خواب نہیں تھا، اُن کی زندگی تھی۔ ممبئی سے وہ ایک بار پھر اندور آئے اور ایک خالص شاعر کی زندگی گزارنے لگے۔

راحت اندوری کی . حسین سے دوستی:-

سراج سکسینہ نے ایک انٹرویو میں بتایا تھا کہ " لاک ڈاؤن میں بھی جب انہوں نے اپنے دوست شوبھاشیش چکرورتی کے ساتھ مل کر جھارکھنڈ کے بچوں کے لیے 'رنگ جوہر' نامی مصوری مقابلہ منعقد کیا تھا۔ پھر ان کی فرمائش پر راحت اندوری نے اس تقریب کی ویڈیو بنائی اور بچوں کی حوصلہ افزائی کی اور ہم سب کو بھیج دی۔ اپنے ویڈیو پیغام میں انہوں نے بچوں کو سادہ اور موثر زبان میں رنگوں کی وابستگی کی اہمیت کے بارے میں بتایا۔ زبان میں ظاہر ہونے والے اس کے ابلاغ کو آسانی سے اختیار کرنے کی طاقت ہے۔ انہوں نے میری پہلی کتاب "سمیت سم جل") شاعر پیوش دایا کے ساتھ مکالمہ (کی رونمائی کے موقع پر ایک ویڈیو کے ذریعے اپنی موجودگی بھی شیئر کی۔ حسین صاحب اور ان کی دوستی گہری تھی۔ راحت اندوری جب ممبئی پہنچے تو حسین صاحب نے ان کے قیام کا انتظام کیا اور راحت کے بھائی نے کہا کہ گھر ٹھیک ہے۔ فرنیچر بھی کافی ہے۔ صرف دیواریں خالی ہیں۔ جلد ہی حسین صاحب نے اپنی ایک تصویر راحت بھائی کو دیوار کے لیے دی، جو اندور میں راحت بھائی کے گھر کی دیوار پر آج بھی موجود ہے۔ حسین صاحب اور ان کی دوستی انہیں کیرالہ بھی لے گئی، جہاں دونوں نے بہت تخلیقی وقت گزارا۔"

معروف مصور اکھلیش نے راحت اندوری کو کچھ اور ہی انداز میں یاد کیا-" جب دبئی جانے کا فیصلہ ہوا تو ایک صبح بابا) ایم ایف حسین (نے مجھے فون کیا کہ آپ آرہے ہیں، اپنی پسند کے کچھ شاعروں کے اشعار لے آؤ۔ ہندی شاعری کی نئی نسل کے بارے میں کافی عرصے سے کچھ نہیں سنا گیا۔ جلدی میں میں نے شریش دھوبلے، ادیان واجپائی، ویومیش شکلا، راکیش شریمل اور اکاد اور دوسرے شاعروں کی ایک فوٹو کاپی یا

نظموں کا مجموعہ لیا اور چلا گیا۔ دوسرے دن اس نے اسے اشعار پڑھے، جنہیں سن کر بابا کا دل خوش ہوا اور وہ تعریفیں کرتے رہے۔ پھر اس نے اصرار کیا کہ میں ان کی گیلری کی مدد سے دبئی میں شعری مشاعرہ منعقد کروں۔ جس میں ہندی کے پانچ شاعر ہیں اور کیا اردو میں کوئی اچھا شاعر ہے یا نہیں۔ یہ پوچھا تو اس نے خود کہا کہ راحت اندوری کو ضرور بلایا جائے۔ وہ ان دنوں اچھی شاعری کر رہے ہیں۔ ہندی کے پانچ شاعر ہونے چاہئیں۔ دو شعراء اور یہاں سے پانچ عربی شعراء کا انتخاب کروں گا۔ گیلری کے مالک بھی ان کے ساتھ تھے لیکن ان کی عدم دلچسپی کی وجہ سے تقریب نہ ہو سکی۔ دوسرا موقع بابا کی موت کے بعد تھا، اندور کی گیلری ریفلیکشن کے سمیت بھائی نے مجھے اور راحت بھائی کو ان کی یاد میں بات کرنے کی دعوت دی۔ راحت بھائی نے بابا کو بڑی سنجیدگی اور قربت سے یاد کیا اور ان سے جڑے قصے سنائے ۔ جن میں سے ایک وہ تھا جب بابا نے ان سے اگلی فلم کے لیے گانے لکھنے کو کہا اور وہ کام مکمل نہ ہو سکا۔

حوالوں کی فہرست :-

.1مشرا، امبریش۔ "ایم پی کا بالی ووڈ کنکشن کیمرے کے پیچھے بڑھتا ہے"۔ انڈیا ٹوڈے) انگریزی میں(۔

.2"راحت اندوری انتقال کر گئے، کورونا انفیکشن کے بعد داخل کرایا گیا"۔ بی بی سی ہندی2020 -08-11-

.3"رہت اندوری سوانح حیات اور ہندی میں شاعری"۔

.4"آرکائیو شدہ کاپی"۔ 12 اکتوبر 2010 کو اصل سے آرکائیو شدہ۔ 27 مارچ 2014 کو بازیافت ہوا۔

.5"اردو ڈائن راحت اندوری کورونا وائرس کی وجہ سے انتقال کرگئے، اپنے پیچھے آتش گیر نظم چھوڑ گئے - آرام سے آرام کریں"۔ دی اکنامک ٹائمز) انگریزی میں(۔

.6" 14غیر معمولی شاعری از راحت اندوری جو حکمت سے بھری ہوئی ہیں") انگریزی میں(۔ 30 جولائی 2016-

.7"جانئے راحت قریشی کی راحت اندوری بننے تک کی پوری کہانی، کتنی شادیاں ہوئیں"۔ روزنامہ جاگرن۔

.8"کامل کے والد اندور میں آٹو چلاتے تھے، بچے کا نام بدل کر راحت اللہ رکھ دیا گیا، وہ شہر کی ادبی پہچان بن گیا"۔ روزنامہ 11 .اگست2020 -

.9"راحت اندوری کا کورون وائرس مثبت ٹیسٹ کرنے کے بعد اندور میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا"۔ انڈیا ٹوڈے 11 اگست2020 -

.10تیواری، ترون 11) اگست(2020 - "اندور: لیجنڈری شاعر راحت اندوری کا COVID-19 سے انتقال ہوگیا"۔ فری پریس جرنل انڈیا۔

.11"مشہور اردو شاعر راحت اندوری کا کوویڈ 19 کا ٹیسٹ مثبت آیا، ہسپتال میں داخل"۔ نیوز18 - 11 اگست2011 -